اسلام کیسا با مقصد معاشرہ چاھتا ھے؟

امتِ اسلامیہ کا ایک خاص رنگ اور ممتاز طرزِ عمل ہے۔
وہ لوگوں کا کوئی ایسا گروہ نہیں جسے زندگی کی ضرورتوں اور مفادات نے یکجا کر دیا ہو۔
اسلام ایک قدیم نام ہے جس کا خاص مفہوم ہے۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی زبان پر جاری ہوا تھا اور اللہ نے اسے قبول کر لیا تھا۔
ترجمہ:۔تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ انہی نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا۔(الحج:۷۸)
حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے یہ نام تجویز کیا تھا تو کوئی نئی ایجاد نہیں فرمائی تھی بلکہ ایک قدیم حقیقت کا اثبات کیا تھا۔ یہ فطرتِ الٰہی تھی جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا فرمایا تھا اور جس کی طرف ان سے پہلے انبیاء دیتے رہتے تھے۔
حضرت نوحؑ اس سے پہلے کہہ چکے تھے۔
ترجمہ:۔پھر اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجر چاہا نہیں میرا اجر اللہ پر ہے اور مجھ کو حکم ہے کہ فرماں بردار رہوں۔(یونس.۷۲)
حضرت نوحؑ کے حق پر اصرار اور ثابت قدمی پر حضرت ابراہیمؑ کی پسندیدگی ہی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی مطلوبہ امت کا نام مسلم رکھا تاکہ حضرت نوحؑ ماضی میں جس بات پر زور دے چکے تھے مستقبل میں بھی اسے دوام حاصل رہے۔
اسلام اسی شعار اور اس سے متعلق اخلاص و اطاعت کا نام ہے۔
ترجمہ:۔بے شک اللہ کے یہاں دین تو اسلام ہی ہے۔(آل عمران: ۱۹)
یہ عنوان قدیم بھی ہے اور جدید بھی۔
اور مسلمانوں کی ذمے داری یہ ہے کہ:
اولین حقائق کو دوسرں تک پہنچائیں۔
اور ان حقائق کو تحریف اور بگاڑ سے محفوظ رکھیں۔
نبیوں نے جو لباس اس انسانیت کو پہنایا تھا وہ زمانے کے گزرنے کے باوجود نہیں بدلا۔ ہاں کبھی کبھی وہ گندا ہو جاتا ہے یا کمزور ہو جانے کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔
وقت اصولوں کو دائیں بائیں موڑنے کی کوشش کرتا رہا۔
حضرت محمدؐ سے پہلے بہت سے نبی آئے جو حق کو روشن رکھنے کی جدوجہد کرتے رہے کہ حق جعل سازیوں کا شکار نہ ہو جائے۔
کچھ لوگ شرک کو ایمان اور برائی کو بھلائی نہ بنانے لگیں۔
دوسرے کچھ لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے لگیں اور اپنے آپ کو خوشگوار زندگی کے حق سے محروم کر کے اور اپنے جسم و روح کو عذاب میں مبتلا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنے لگیں۔
ایسی حالتوں میں کس طرح وہ کسی ایسے شخص کے ضرورت مند نہ ہوں گے جو:
ترجمہ:۔وہ انہیں نیک کام کا حکم کرتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اور ان کے لیے سب پاک چیزیں حرام کرتا ہے اور اتارتا ان پر سے ان کے بوجھ اور وقیدیں جو ان پر تھیں۔(الاعراف:۱۵۷)
ایسا شخص جو راہ کے ان نشانوں کو اجاگر کرے جنہیں بھول اور سرکشی کی ہوائی نے دھندلا کر دیا یا مٹا دیا ہو۔
مسلمانوں کو کبھی اس بات پر افسوس نہیں ہوا اور نہ ہو ہی سکتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ کی پیروی کی یا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی پیروی کی۔ اس طرح کا احساس بھی ان کے لیے خدا اور اس کے رسولؐ سے غداری کے برابر ہے۔
انہیں تو افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اس پیغام الٰہی سے کنارہ کشی اختیار کر لی جو حضرت
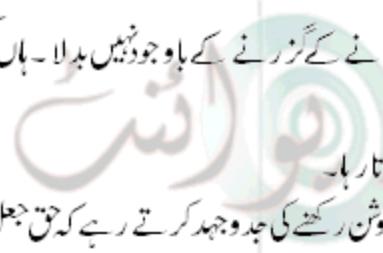
برقرار رکھنا ہے۔

امت اسلامیہ کی ذمے داری یہ ہے کہ وہ ظاہر باطن دونوں طرح اللہ تعالیٰ سے نسبت کو اپنے لیے عزت کا ذریعہ بنائے اور اللہ تعالیٰ کے قوانین کو زندہ کرنے کے لیے کوشاں رہے۔

امتیں اپنے پیغام سے ہاتھ دھولیتی ہیں جب ہدایت پر خواہشاتِ نفس کو غالب ہو جانے دیتی ہیں اور باطل کو اس کا موقع دے دیتی ہیں کہ وہ حق کو شکست دے دے۔ ان کی (آسمانی) کتابیں ان کے پاس رہتی ہیں لیکن وہ بالکل معطل ہو کر طاق کی زینت بن کر، جیسے اقوامِ متحدہ کے منشور کو بڑی دقیقہ سنجی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا لیکن عملی طور پر بار بار اس کی خلاف ورزی ہوتی رہتی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت موسیٰ کا دین کب کا ضائعہ کیا جا چکا۔ اس کی جگہ جو کچھ ہے وہ کوئی اور ہی چیز ہے۔

کیا صہیونیت کا کوئی تعلق نبوتوں سے ہو سکتا ہے؟

یہی صورتِ حال حضرت عیسیٰ کے دین کے ساتھ بھی ہے۔ آج مسیحی دین کے نام پر جو کچھ بچا کھچا پایا جاتا ہے اس کا کوئی تعلق وحیِ الٰہی سے نہیں ہے۔ نہ اس سے انسانوں کی خوش بختی ممکن ہے۔ اس مذہب کے لوگ اپنی اولین ذمے داری سے کنارہ کش ہو چکے اور وحیِ الٰہی سے پیٹھ پھیر چکے۔

اس امت کی کتاب قرآن کریم کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔ اس میں کوئی تحریف نہیں ہو سکتی۔

سنتِ نبویہ میں اس کی تشریح و تفسیر موجود ہے اور علماء اس کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ اسی حال میں اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔'' (مسلم)

لیکن اسلام کسی ایسی امت کا عنوان نہیں ہو سکتا جو پستی کا شکار ہو، یا سرکش ہو، یا جو زندگی میں اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے طرزِ عمل اور غلط رخ اختیار کرے۔ اسلام تو دل کی گہرائیوں اور معاشرے کے گوشے گوشے میں نمایاں ان حقوق کا نام ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے ہیں، اس کی فرماں برداری پر زور دیتے ہیں، اس سے ڈرنے پر آمادہ کرتے ہیں اور اس کے لیے اخلاص پر ابھارتے ہیں۔